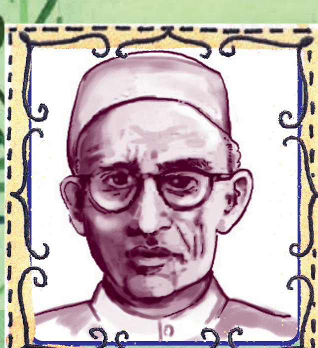
5193CH04









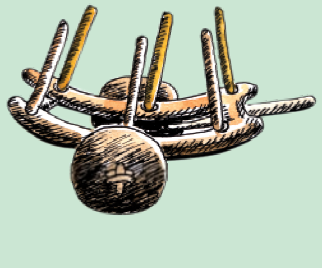


اکائی-IV

ترجمہ



جستجو اور حیرت انسانی مزاج کی خصوصیت ہے۔ ایک دوسرے کے بارے میں جانکاری رکھنا، ان کو سمجھنا اور ان کے خیالات تک پہنچنا، اسی حیرت اور جستجو کا نتیجہ ہے۔ ترجمہ یہی خدمت انجام دیتا ہے اور پرائی بات کو اپنی بات بنا دیتا ہے۔ دنیا میں مختلف زبانوں اور تہذیبوں سے آگاہ ہونے کے لیے پرانے زمانے میں لوگ چھوٹے بڑے سفر کیا کرتے تھے۔ اس سفر کے ذریعے وہ کبھی کبھی دوسری زبانیں بھی سیکھ لیتے تھے۔ آج پوری دنیا ایک عالمی گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ دوسری قوموں سے رابطہ کرنے کے لیے ان کی زبان جاننا ضروری ہے۔ ایک دوسرے کی زبان سے واقفیت انھیں قریب لانے میں معاون ہوتی ہے۔ اس کی مدد سے نئے نئے علوم وفنون سے واقفیت بڑھتی چلی جاتی ہے اور ایک ملک میں ہونے والی ایجادات اور دریافتیں دوسرے ملکوں تک بہ آسانی پہنچ جاتی ہیں۔ دنیا میں امن قائم کرنے اور خیر سگالی کے جذبات پھیلانے کے لیے ترجمہ ایک مؤثر ذریعہ ہے۔



باب 1

ترجمہ: ایک مختصر تعارف

ترجمے کا مطلب ہے ایک زبان میں کہی جانے والی بات کو کسی دوسری زبان میں ادا کرنا یا لکھنا۔پہلی زبان بنیادی زبان (Source Language) کہلاتی ہے اور جس زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے اسے مطلوبہ زبان (Target Language) کہا جاتا ہے۔کسی ایک زبان کے متن کو دوسرے رسم الخط جیسے دیوناگری یا رومن میں لکھنے کا عمل محض رسم الخط کی تبدیلی (Transliteration) ہے۔ترجمہ زبان کے قواعد، فعل کے نظام اور اس زبان سے وابستہ تہذیب کو مدّنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ترجمے کے عمل میں متن کو کسی دوسری زبان میں اس طرح منتقل کیا جاتا ہے کہ اصل زبان کی خوبیاں بھی باقی رہیں۔

ترجمہ کرنا ایک فن ہے۔اس کے لیے ایک سے زائد زبانوں کی واقفیت ضروری ہے۔اس سے زبان وادب کے ذخیرے میں اضافہ ہوتا ہے اور نئے رجحانات اور تازہ خیالات سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔اس باب میں طلبا کو ترجمہ کرنے کے طریقے اور اس کی اہمیت وافادیت سے آگاہ کیا جائے گا تاکہ طلبا میں ترجمہ نگاری سے دلچسپی پیدا ہو سکے۔اس کا مقصد مختلف قسم کی مشقوں اور سرگرمیوں کی مدد سے طلبا میں ترجمے کی صلاحیت کو ابھارنا ہے تاکہ وہ دوسری زبانوں میں تحریر شدہ خیالات کا اظہار اپنی زبان میں کر سکیں۔

”اس میں کوئی شک نہیں کہ آج جب دنیا کی طنابیں کھنچ رہی ہیں اور علم عالمگیر سطح پر ایک اکائی بنتا جا رہا ہے، کوئی زبان بھی ترجمے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی کہ جب تک نئے خیال کا خون اور نئی آگہی کا نور رگ وریشے میں سرایت نہ کرے، زندگی دشوار ہے۔یہی نہیں بلکہ آج کی دنیا میں زبانوں کی مقبولیت کا پھیلاؤ اور اہمیت کا دارومدار بڑی حد تک ان کے مفید ہونے پر ہے۔اور افادیت کا پیمانہ یہ ہے کہ کوئی زبان اپنے زمانے کے علمی سرمائے اور ادبی ذخیرے کو کس حد تک اپنے پڑھنے والوں تک پہنچانے کی اہل ہے۔اردو زبان کی خوش بختی ہے کہ اس نے ترجموں کی روایت کو ابتدا ہی سے اپنایا۔اپنے دریچے باہر سے آنے والی ہواؤں کے لیے کھولے اور بین الاقوامی کلچر کے نقوش سے اپنی محفل کو آباد کیا۔اس دور تک آتے آتے وہ پرانی روایت بھی ناکافی ہوگئی اور نئی دنیا کے تہذیبی سیاق و سباق نے برق رفتاری کے ساتھ ترجمے کے کام کو پھیلانے کو ناگزیر بنا دیا۔“



— پروفیسر محمد حسن
(1926-2010)

ترجمے کے محرّکات

• مذہبی ضرورت اور تقاضے

دنیا کی بیشتر زبانوں میں ترجمے کے پس پشت مذہبی مقاصد کارفرما رہے ہیں۔ اردو زبان میں بھی ترجمے کا آغاز مذہبی کتابوں کے ترجمے سے ہی ہوا۔ عوام کو مذہب کی بنیادی تعلیمات سے واقف کرانا نیز مذہب کی تبلیغ و اشاعت اس کا اہم محرّک رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذہبی کتابوں مثلاً قرآن، بائبل اور دیگر آسمانی صحیفوں نیز گیتا اور رامائن کے ترجمے دنیا کی تقریباً ہر زبان میں ملتے ہیں۔

• ایک دوسرے کے علم وفنون سے آگہی کی خواہش

پوری دنیا میں ایک دوسرے کی تہذیب، علم وفن اور ادب کے بارے میں جاننے کی خواہش ترجمے کا محرّک رہی ہے۔ ترجمے کے ذریعے ہی ہم یورپ، امریکہ اور دیگر برّ اعظموں میں ہونے والی سائنسی اور تکنیکی ترقیات اور شعر و ادب سے واقف ہو رہے ہیں۔

• زبان وادب کی ترقی وتوسیع

زبان اور ادب کے دامن کو وسیع کرنے کے لیے بھی ترجمے سے خاصا کام لیا جاتا رہے۔ مختلف زبانوں کے شعر و ادب میں پیش کیے جانے والے موضوعات ومسائل، میلانات ورجحانات اور ہیئت وتکنیک کے تجربوں سے فائدہ اٹھانے اور اپنی زبان میں انھیں پیش کرنے کے لیے بھی ترجمے سے کام لیا جاتا ہے۔

• اقتصادی، تجارتی، سیاسی اور صحافتی ضرورت

اقتصادی، تجارتی، سیاسی اور صحافتی ضروریات کے تحت ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مختلف کمپنیاں مصنوعات سے واقف کرانے کے لیے مختلف زبانوں میں اشتہارات اور کتابچے تیار کراتی ہیں۔ دنیا کے مختلف ملکوں کے سیاسی ومعاشی حالات سے واقفیت کے لیے بھی وہاں کی زبان جاننا ضروری ہوتا ہے۔ مترجم یہ تمام معلومات مطلوبہ زبان میں ترجمہ کے ذریعے پیش کرتا ہے۔ صحافت کے میدان میں بھی ترجمے کا اہم کردار ہے بلکہ صحافی کے لیے یہ ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کم از کم دونوں زبانوں سے واقف ہو، تاکہ وہ مختلف ایجنسیوں یا ذرائع سے حاصل ہونے والی خبروں اور اطلاعات کو اپنی زبان میں پیش کر سکے۔

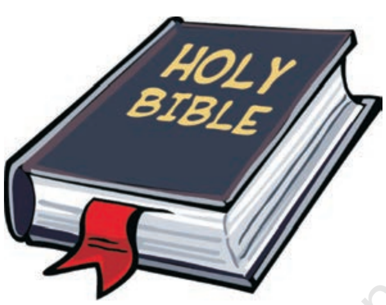


سرگرمی 1



انگریزی کی کسی کہانی کو پڑھنے کے بعد اس کا اردو ترجمہ بھی پڑھیے۔ دونوں کہانیوں کو پڑھتے وقت آپ کے محسوسات کیا تھے؟ کس کو پڑھ کر آپ کو زیادہ لطف آیا؟





سرگرمی 2



دنیا میں کئی کتابیں بہت مشہور ہوئی ہیں اور ان کے ترجمے متعدد زبانوں میں ہوئے ہیں۔ اس طرح کی کم از کم 5 کتابوں اور ان کے مصنفین کی فہرست تیار کیجیے۔ ان میں سے کسی ایک کتاب اور مصنف کے بارے میں لکھیے۔

1.1 ترجمے کی اہمیت اور معنویت

عالم کاری (Globalisation) کے موجودہ دور میں ترجمے کی اہمیت و معنویت بہت زیادہ ہے۔ ترجمے کے ذریعے بین الاقوامی ثقافتی تعلق اور سفارتی رشتوں کی تفہیم میں مدد ملتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر سیاست داں، حکمراں، مفکّر اور دانشور جو کچھ بولتے یا لکھتے ہیں اسے ترجمے کے ذریعہ ہی سمجھا جاتا ہے۔

نئی زبانیں قدیم زبانوں کی انگلی تھام کر چلنا سیکھتی ہیں، اور قدیم و جدید زبانیں اپنی ہم عصر زیادہ دولت مند زبانوں کا سہارا لیتی ہیں۔ یہ عمل تاریخ اور تمدن کے ایک باب کی طرح ہمیشہ سے جاری ہے اور ترجمہ ہمارا سب سے اہم ذریعہ ہے جس کی بدولت یہ عمل آج تک جاری ہے۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے اور کڑی سے کڑی ملتی جاتی ہے۔

— ظ۔ انصاری

جب سے دنیا بھر کے ممالک لسانی، ثقافتی اور سفارتی رشتوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہیں، دنیا کی تمام زبانوں میں ایک دوسرے سے اثر قبول کرنے اور لین دین کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ ایسے ماحول میں ترجمہ ہی وہ ذریعہ ہے جس نے تمام زبانوں کے عوام و خواص کو ایک دوسرے کے نزدیک آنے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ ہر شخص کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ دو تین سے زیادہ زبانیں اچھی طرح سیکھ سکے۔ تاہم وہ ترجمے کے توسط سے دنیا کے گوشے گوشے میں دستیاب معلومات حاصل کرسکتا ہے، خواہ وہ کسی بھی زبان میں پیش کی گئی ہو۔ بین العلومیت (Inter Disciplinarity) کے سبب عصر حاضر میں ترجمے کی ضرورت، اہمیت اور معنویت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

آپ کا ایک ووٹ
ملک کی تقدیر بدل سکتا ہے



ہم ایک کثیر لسانی دنیا میں رہتے ہیں جہاں ترجمہ مختلف زبان بولنے والوں کے درمیان ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں بھی بہت سی قوموں، تہذیبوں اور عقیدوں کے لوگ رہتے ہیں۔ ترجمے کے ذریعے ان سب میں باہمی یگانگت اور ہم آہنگی پیدا کی جاسکتی ہے۔ ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان زبانوں کے قابل قدر علمی و ادبی سرمائے سے واقف ہونے اور ان سے استفادہ کرنے کے لیے ترجمہ ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

بین الاقوامی تجارت کے اس دور میں مختلف مصنوعات کی فروخت کے لیے اشتہارات ناگزیر ہیں۔ کثیر قومی کمپنیاں (Multinational Companies) پورے عالم پر چھائی ہوئی ہیں۔ وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لیے پُرکشش اشتہارات کا سہارا لیتی ہیں۔ اشتہارات لکھنے اور ان کی تزئین کاری کے لیے زبان کی

تخلیقیت نہایت اہم ہے۔ اسی طرح ایک زبان کے اشتہارات کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کے لیے ترجمہ نگاری کی اہمیت بڑھ جاتی ہے تاکہ مصنوعات کو مختلف زبانیں بولنے والے عوام سے متعارف کرایا جاسکے۔ حکومت بھی مختلف معاملات کے تئیں عوام میں بیداری پیدا کرنے اور سیاحت کو فروغ دینے کی غرض سے متعدد زبانوں میں اشتہارات شائع کرتی ہے۔ ترجمہ ایک ایسی کنجی ہے جس کے ذریعے بہت سے خزانوں کے دروازے کھولے جاسکتے ہیں۔

ترجمہ علم کی ترسیل کا کام بھی انجام دیتا ہے۔ یعنی ترجمے کے ذریعے ایسے تمام علمی اور ادبی مقاصد پورے کیے جاسکتے ہیں جو کسی خاص زمانے میں ضروری سمجھے جائیں۔ سائنسی اور علمی دریافتوں یا ایجادات کے بارے میں دوسروں کو مطلع کرنے کا کام بھی ترجمے سے لیا جاسکتا ہے۔

1.2 ترجمے کا دائرۂ کار

ترجمہ صرف زبانوں کو متاثر نہیں کرتا بلکہ اس کے ذریعہ انسانی علوم میں قابلِ قدر اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی مدد سے بہ آسانی دنیا بھر کی معلومات کا آپس میں تبادلہ کیا جاسکتا ہے جس سے معلومات میں وسعت، نظر میں گہرائی اور ذہن میں کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ ذہنی کشادگی کے باعث معاشرے کے بنیادی مزاج اور رہن سہن میں بھی ایک تغیر پیدا ہوتا ہے۔

ترجمے کا دائرہ صرف ادب تک ہی محدود نہیں بلکہ تمام انسانی علوم اور دریافتیں اس میں شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ علم یا دریافت کسی قوم کی میراث نہیں ہوتی بلکہ پوری نسلِ انسانی اس سے استفادہ کرتی ہے۔ دراصل ترجمہ ہی وہ وسیلہ ہے جس کے ذریعے کوئی علم یا دریافت تمام بنی نوعِ انسان تک پہنچانا ممکن ہے۔ اس کے ذریعے قومیں ایک دوسرے کے علمی اور تحقیقی کاموں سے فیض اٹھاتی ہیں اور عالمی تناظر میں ایک دوسرے کے جذبات واحساسات میں بھی شریک ہوتی ہیں۔ علم وادب، سائنس اور ٹیکنالوجی کی کتابوں کا وسیع پیمانے پر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو علم اور ٹیکنالوجی کے میدان میں متعدد اقوام اور ممالک پچھڑ جائیں گے۔ غرض یہ کہ ترجمہ ترسیلِ علم کا کام انجام دیتا ہے۔ یعنی اس کے ذریعے وہ علمی اور ادبی مقاصد پورے ہوسکتے ہیں جن کی کسی خاص زمانے میں ضرورت ہوتی ہے۔



سرگرمی 3



کسی بازار میں جاکر کم از کم دس اطلاعاتی اور اشتہاری سائین بورڈوں پر لکھی ہوئی انگریزی تحریروں کا ترجمہ اردو میں کیجیے۔

سرگرمی 4



حکومت اور مختلف سماجی اور سیاسی اداروں کی جانب سے وقتاً فوقتاً نعرے اور سلوگن جاری کیے جاتے ہیں۔ مثلاً Donate blood, Save life وغیرہ۔ ایسے دس نعروں اور سلوگن کا ترجمہ اردو میں کیجیے۔ اسی طرح سے اردو نعروں اور سلوگن کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

ایک ملک یا ایک کلچر کے خیالات کو دوسرے ملک اور دوسرے کلچر کی زبان میں منتقل کرنے کو ترجمہ کہتے ہیں۔ فارسی اور انگریزی بولنے والی قوم نے جب فکر و جذبات کے دیسی طریقوں سے اپنے آپ کو قریب کرنا چاہا تو ترجموں سے مدد لی۔ ترجمہ اپنے محدود معانی میں ایک آرٹ ہے اور وسیع معنوں میں ایک طرزِ زندگی ہے۔

—— ظہیر احمد صدیقی

عالمی سطح پر مختلف ممالک، صنعت وحرفت، تجارت اور سیاحت کے معاملے میں قریب آئے ہیں۔ اکیسویں صدی میں مشرقی اقوام نے حیرت انگیز ترقی کی ہے جس کے نتیجے میں چین اور جاپان کا سامان دنیا کے بازاروں میں چھا گیا ہے۔ مصنوعات پر چسپاں کیے جانے والے ریپروں میں سامان کا نام، اس کی تشریح، طریقۂ استعمال، پیکنگ کی تاریخ اور قیمت وغیرہ مختلف زبانوں میں تحریر کی جاتی ہے تاکہ وہ دنیا کے جس گوشے میں جائیں وہاں کے صارفین کو اجنبیت محسوس نہ ہو اور سامان کے استعمال میں بھی کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔ اس کے علاوہ بڑی کمپنیاں اشیا کی تشہیر کے لیے مقامی زبانوں میں اپنے برانڈ کا اشتہار دیتی ہیں۔ یہ اشتہار پہلے کسی ایک زبان میں تیار کیے جاتے ہیں پھر مختلف ممالک اور بازاروں کی ضرورت کے تحت ان کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

صحافت کے میدان میں ترجمے کی حیثیت مُسلَّم ہے۔ رپورٹنگ سے لے کر اشاعت ونشریات تک خبر کئی مراحل سے گزرتی ہے۔ اس میں مختلف ذرائع اور حوالے آجاتے ہیں۔ کئی زبانوں کے بیانات اور رپورٹوں کو اپنی زبان میں منتقل کر کے اخبارات میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خصوصی کالم نگار کے کالموں کو بھی ترجمہ کر کے ملک اور دنیا کے مختلف اخبارات میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ سِنڈیکیٹ کالم کہلاتے ہیں۔

ترجمے کا دائرۂ کار بہت وسیع ہے۔ مقامی بازار سے لے کر تنظیم اقوام متحدہ (UNO) تک اور اخبار سے لے کر گوگل تک کسی نہ کسی شکل میں ترجمے کا کام جاری ہے۔ ہماری روزمرّہ زندگی میں بھی ترجمہ نہایت اہم ہے۔ ہم اپنے آس پاس رونما ہونے والے واقعات کی خبریں پڑھیں یا سب ٹائٹل کے ساتھ فلم دیکھیں، مختلف اشتہارات پڑھیں یا صارفین کی خدمات کے شعبے میں ٹیلی فون پر بات چیت کریں، کہیں نہ کہیں ہم الفاظ یا زبان کے ایسے بھنور میں پھنس سکتے ہیں کہ محض ہماری اپنی زبان ہی ہمیں نجات دلاسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے موقعوں پر ہم پیچیدہ باتیں اپنی زبان میں ہی سمجھ پاتے ہیں جس کے لیے ہمیں ایک مترجم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اس طرح ترجمے کا فن روزمرّہ زندگی میں بھی کام آتا ہے۔

1.3 ترجمہ اور ترجمہ نگار

ترجمہ خواہ ادبی ہو یا علمی، اس میں ایک خاص قسم کی استعداد کی ضرورت ہوتی ہے یعنی





ترجمہ نگاری سے متعلق چند اہم نکات

- موضوع پر عبور
- لسانی ڈھانچے کی سمجھ
- بامحاورہ زبان کا استعمال
- اصطلاح سازی
- عام فہم الفاظ
- زبان کے تہذیبی پس منظر سے واقفیت

دو زبانوں کے مابین حقیقی مناسبت کی تلاش۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب انسان میں ایسی فہم و فراست ہو کہ وہ متن میں موجود کسی بات اور معنی کی تہہ تک پہنچ سکے۔ مترجم بنیادی زبان کی طرح ہی مطلوبہ زبان میں برجستہ اور برمحل الفاظ میں مفہوم ادا کر سکے۔ واضح رہے کہ جب تک کوئی شخص مسلسل اور متواتر زبان کی نزاکتوں اور اسلوبیاتی نظام پر غور نہیں کرتا وہ ترجمے کی ذمے داریاں پوری نہیں کر سکتا۔ مترجم جس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کے ساتھ ساتھ اس زبان کے تہذیبی رچاؤ سے بھی واقف ہو۔ زبان کے متن کو وہ اپنی زبان میں منتقل کرنا چاہتا ہے۔ ترجمہ کوئی آسان عمل نہیں ہے۔ معیاری ترجمہ ایک اچھی تخلیق سے کم نہیں ہوتا ہے۔

ترجمہ نگار کے سامنے کئی مسائل ہوتے ہیں۔ لغت کی اپنی حدود ہیں۔ بنیادی زبان کے متن میں الفاظ کی نشست و برخاست اور تراکیب وغیرہ پر غور و فکر کرنے کے بعد ہی انھیں مطلوبہ زبان میں منتقل کر پانا ممکن ہوتا ہے۔ صرف لفظ کے بدلے لفظ لکھ دینے سے ترجمہ نہیں ہو جاتا۔ مترجم کو بنیادی زبان کے متن کی روح، اس کی نوعیت اور روایت کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی تاکہ وہ مطلوبہ زبان میں انھیں منتقل کرتے وقت زبان کے تقاضوں کا خیال رکھ سکے۔ ترجمہ کرتے وقت ہم معنی الفاظ کے درمیان نازک فرق کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ یعنی برہم، ناراض، خفا، بیزار جیسے الفاظ میں باریک امتیازات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

ترجمہ نگار کو ترجمے کا ذوق، استعداد، زبان پر قدرت اور نفس مضمون پر گرفت ہونی چاہیے۔ خاص طور سے سائنسی اور علمی موضوعات کے سلسلے میں اصل متن سے وفاداری لازمی ہے۔ ترجمے کی زبان قابلِ مطالعہ، مانوس، رواں اور واضح ہونی چاہیے تاکہ تحریر میں روانی کی کمی نہ محسوس ہو۔

ترجمے سے زبان کے علم و فن کے ذخیرے میں اضافہ ہوتا ہے۔ ترجمہ اور ترجمہ نگاری کی بدولت ہر زبان میں نئے الفاظ و اصطلاحات، تراکیب، محاوروں اور کہاوتوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ نئے استعارے وضع ہوتے ہیں، جس سے زبان کو وسعت ملتی ہے۔

ترجمے سے صرف ایک زبان میں بیان کی جانے والی باتیں دوسری زبان میں منتقل ہی نہیں ہوتیں بلکہ مترجم اس عمل کے دوران اپنے اندر ایک طرح کی تبدیلی بھی

ایک عام پڑھے لکھے انسان سے اگر یہ سوال کیا جائے کہ ترجمہ کیا ہے تو وہ فوراً جواب دے گا کہ کسی ایک زبان کی تحریر کو دوسری زبان میں ہو بہو منتقل کرنے کا نام ترجمہ ہے۔ لیکن کیا یہ جواب اس طالب علم کی تشفّی کے لیے کافی ہے جو ترجمے کا مطالعہ ایک ایسے فن کے طور پر کر رہا ہے جس کی صرف فنی و جمالیاتی ہی نہیں، فلسفیانہ جہتیں بھی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ ترجمہ محض متبادل الفاظ تلاش کرنے کا نام نہیں، یہ اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور انکشافاتی علم کا اعلامیہ ہے۔

—پروفیسر ظہور الدین


THE TIMES OF INDIA

INDIA GOES GAGA OVER GAGAN

Manic Monday: Northern grid collapse paralyses city

28 die as speeding TN Exp catches fire

صحافت

وزیر اعظم ہوا میں بات کرتے ہیں: راہل

ملک کے بادشاہ کو بے بس عوام کی کوئی فکر نہیں

محسوس کرنے لگتا ہے۔ وہ جس متن کا ترجمہ کرتا ہے اس کے اثرات بھی خاموشی کے ساتھ قبول کرتا جاتا ہے۔ اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ترجمے کا عمل دراصل بہت کچھ سیکھنے کا عمل ہے۔

فنِ ترجمہ جملہ فنون کی طرح مسلسل ریاضت کا متقاضی ہے۔ مترجم جس قدر محنت و لگن کے ساتھ ترجمہ کرتا جائے گا اس کے فن میں نکھار آتا جائے گا۔ مترجم کو متن کی زبان اور اپنی زبان پر عبور ہونا ہی چاہیے۔ اسے متن کے موضوع سے بھی طبعی مناسبت ہونی چاہیے۔

ترجمے کے مراحل

➢ بنیادی زبان کے متن کا مطالعہ

ترجمے کا پہلا مرحلہ بنیادی زبان کے متن کا مطالعہ ہے۔ مطالعے کے دوران بنیادی زبان کے لسانی ڈھانچے اور قواعدی ساخت پر توجہ مرکوز رہتی ہے۔ مطالعے کے اس مرحلے میں متن کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

➢ متن کے معنی، مطالب اور تہہ داری پر غور و فکر

جب ترجمہ نگار یہ طے کر لیتا ہے کہ اس متن کا ترجمہ کرنا ہے تو متن کے تئیں اس کی ذمے داری بڑھ جاتی ہے۔ اب اس پر بنیادی متن کے خیالات اور لسانی خصوصیات کے زیادہ سے زیادہ پہلوؤں کو مطلوبہ زبان میں منتقل کرنے کی ذمے داری ہوتی ہے۔ وہ متن کے معنی، مطالب، تہہ داری اور ثقافتی پس منظر کو سمجھنے کے لیے غور و فکر کرتا ہے تاکہ متن کے زیادہ سے زیادہ معنوی اور لسانی گوشے روشن ہو سکیں۔

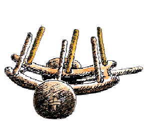
➢ مطلوبہ زبان میں منتقلی

ترجمے کا یہ سب سے محنت طلب مرحلہ ہے۔ اس میں بنیادی زبان کے مفہوم اور لسانی خصوصیات کو مطلوبہ زبان میں منتقل کیا جاتا ہے۔ مناسب الفاظ، اصطلاحات اور مترادفات کی تلاش میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر ممکنہ ذرائع کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں لغت، فرہنگ اور تھیسارس (Thesaurus) سے بھی بھرپور مدد لی جاتی ہے۔ محاورہ، کہاوت اور روزمرّہ کے ترجمے میں مطلوبہ زبان کے مزاج اور تہذیبی پس منظر کو فوقیت اور اہمیت دی جاتی ہے۔

سرگرمی 5



کسی انگریزی اخبار کے پہلے صفحہ کی سرخیوں کا اردو ترجمہ کیجیے۔ اسی طرح کسی اردو اخبار کے پہلے صفحہ کی سرخیوں کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔



ترجمہ شدہ متن پر نظرِ ثانی

اس مرحلے میں ترجمہ شدہ متن کی نوک پلک درست کی جاتی ہے اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ بنیادی زبان کے مفاہیم کلّی طور پر مطلوبہ زبان میں منتقل ہو گئے کہ نہیں۔ اس پر بھی نظر رکھی جاتی ہے کہ ترجمہ شدہ متن میں مطلوبہ زبان کے لسانی اور تہذیبی اصول و ضوابط کی پاسداری کی گئی ہے یا نہیں۔ پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد ترجمہ شدہ متن شائع کیا جاتا ہے۔







باب 2:

ترجمے کی اقسام

زبان اور متن کے تقاضوں کے مطابق کئی قسم کے ترجمے کیے جاتے ہیں۔ ان میں لفظی ترجمہ اور آزاد ترجمہ اہم ہیں۔ یہاں ان کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

2.1 لفظی ترجمہ

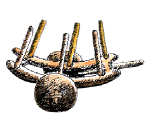
یہ ترجمے کی عام اور روایتی قسم ہے جس میں کسی متن کا لفظ بہ لفظ ترجمہ کر دیا جاتا ہے۔ ایسے ترجمے میں متن کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے اور اصطلاحات کو دوسری زبان میں منتقل کرتے وقت معنی کی صحت کا بہت زیادہ خیال رکھنا پڑتا ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر ایسے قانونی، عدالتی، دفتری اور سائنسی متن کے ترجموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جن کا اصل کے مطابق ہونا لازمی ہے۔ ایسے ترجموں میں متن سے کلّی مطابقت ضروری ہوتی ہے۔ اس میں عبارت کے مفہوم و مطالب کا گہرا احساس اور شعور لازمی نہیں۔ اس قسم کے تراجم میں مطلوبہ زبان (ٹارگیٹ لینگویج) کے ایسے الفاظ اور جملے استعمال کیے جاتے ہیں جو معنی کے اعتبار سے بنیادی زبان (سورس لینگویج) کے متن سے بہت قریب ہوں۔ متن میں کسی بھی قسم کی وضاحت یا اضافے سے گریز کیا جاتا ہے۔ لفظی ترجمے میں الفاظ، جملوں اور ان کے معنی کو بنیادی زبان سے مطلوبہ زبان میں براہ راست منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس ترجمے میں مترجم تبادل پر خاص توجہ صرف کرتا ہے۔

سائنسی اور تکنیکی متون کے ترجموں میں اکثر اس قسم کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ عام طور پر کسی مخصوص پیشے سے متعلق الفاظ یا تکنیکی الفاظ کا سیاق و سباق سے متاثر ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔ لہٰذا لفظی ترجمہ، تکنیکی متون کے لیے کارگر ثابت ہوتا ہے۔ تاہم ادبی متون کے لیے لفظی ترجمہ موزوں نہیں ہوتا کیوں کہ یہاں عبارت میں بیان کیے جانے والے تجربے یا خیال پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔

سرگرمی 6



کسی سائنسی مضمون کے ایک پیراگراف کا ترجمہ اردو میں کیجیے۔ اس ترجمہ کے دوران آپ کو کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اور اصطلاحات کے ترجمے میں کیا مسائل درپیش آئے، انھیں لکھیے۔



2.2 آزاد ترجمہ

اس طرح کے ترجمے میں مترجم کو اپنی بصیرت اور سوجھ بوجھ کے اظہار کی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ وہ کسی عبارت کو پڑھ کر اس طرح پیش کرتا ہے کہ معنی پہلے سے زیادہ روشن ہو جائیں اور ترجمے میں ایک فطری روانی پیدا ہو جائے۔ اس طریقۂ کار میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ بنیادی متن کے معنوی پہلوؤں کو مطلوبہ زبان کی لسانی ساخت میں ڈھالا جائے۔ اس قسم کے تراجم میں مطلوبہ زبان کی تہذیبی روایتوں اور اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں مترجم جزوی یا مکمل آزادی کا سہارا لیتے ہوئے 'متن کی تخلیق' (Transcreation) کے اصول پر انحصار کرتا ہے۔

آزاد ترجمے میں مترجم کی حیثیت کسی حد تک مصنف کی ہوتی ہے کیونکہ وہ مصنف کے خیالات کو متن کی تخلیق کے اصول کے تحت مطلوبہ زبان میں منتقل کرتا ہے۔ اس میں لفظ بہ لفظ ترجمے کی جگہ مفہوم کی منتقلی پر زور دیا جاتا ہے۔ ادبی تحریروں کے ترجموں کے لیے یہی طریقۂ کار اپنایا جاتا ہے۔

سرگرمی 7



کسی مشہور انگریزی کہانی کا اردو میں آزاد ترجمہ کیجیے۔ یعنی لفظ بہ لفظ ترجمہ کے بجائے مفہوم کی ادائیگی کو اہمیت دیجیے۔

2.3 ترجمے کے چار خاص میدان

ترجمے کے چار خاص میدان ہیں جن کا ذکر نیچے آ رہا ہے۔

علمی ترجمہ

ایسے ترجموں میں زبان خالصتاً تکنیکی اور علمی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اس میں کسی طرح کی آزادی کے اظہار کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں تمام سائنسی علوم وفنون سے متعلق موضوعات شامل ہیں۔ یکسانیت برقرار رکھنے کے لیے اس میں یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ جس لفظ یا اصطلاح کا ایک جگہ جو ترجمہ کیا جائے اسے ہر جگہ انھیں معنوں میں استعمال کیا جائے۔ علمی تراجم میں اہم مسئلہ علمی اصطلاحات کے مترادفات کی تلاش ہے۔ ساتھ ہی نئی اصطلاحات وضع کرنا بھی ضروری ہے۔

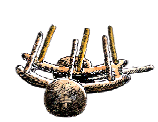
سرگرمی 8



کسی مختصر اردو نظم کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے اور کلاس میں پڑھ کر سنائیے۔

ادبی ترجمہ

ادبی ترجمے میں زبان جذبات کی ترجمانی کرتی ہے۔ اس میں ایک طرح کی تخلیقی آرائش یا سجاوٹ بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ با محاورہ ترجمہ کیا جائے اور اپنی زبان کے روزمرہ، تشبیہات، ضرب الامثال، استعارات، کنایات اور موزوں علامات سے کام لیا جائے۔ اس کی وجہ سے ترجمے میں ادبی رنگ اور وقار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ طبع زاد معلوم ہوتا ہے۔ ادبی ترجمہ نگار کے لیے زبان وادب سے گہری واقفیت ضروری ہے۔



صحافتی ترجمہ

صحافتی ترجمے کی نوعیت عام طور پر کاروباری ہوتی ہے۔ ترجمہ کرنے والے کا سارا زور اس بات پر ہوتا ہے کہ ایک زبان میں بیان کردہ واقعات یا خیالات کو جوں کا توں دوسری زبان میں منتقل کر دیا جائے۔ صحافت کی زبان غیر جذباتی اور معروضی ہوتی ہے۔

صحافتی ترجمے کو کھلا ترجمہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس نوع کا ترجمہ مفہوم کے ترجمے کے ذیل میں آتا ہے۔ اس میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مطلب بالکل واضح اور عبارت سلیس ہو تاکہ پڑھنے والے کو کوئی الجھن نہ ہو۔ چوں کہ صحافتی ترجمہ حسن و آرائش اور خوش بیانی کے بجائے نفس مضمون ادا کرنے سے متعلق ہے اس لیے اس کا ادبیت سے دور ہونا بھی ایک طرح کی خوبی ہے۔

صحافتی ترجمے چوں کہ روزمرّہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان سے زبان میں نئے نئے الفاظ اور اصطلاحات کا اضافہ ہوتا ہے اور زبان کو وسعت ملتی ہے۔ صحافتی ترجموں کی مدد سے زبان کو صاف اور سلیس بنانے کا بنیادی کام بھی ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی بیانیہ کو پُر زور بنانے اور وضاحت سے اپنی بات کہنے کا ہنر بھی آتا ہے۔ اردو کے نامور صحافیوں نے متعدد سیاسی، معاشرتی اور علمی اصطلاحوں کو وضع کیا جن کی وجہ سے اخباری زبان میں اظہار کی وسعت پیدا ہوئی۔

مشینی ترجمہ

مشینی ترجمے کا عمل بھی آج کل مقبول ہو رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر موجود سہولیات کی مدد سے یہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نئے سافٹ ویئر بھی آ گئے ہیں جن کی مدد سے ایک زبان سے دوسرے زبان میں ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ ان میں یہ سہولت بھی ہے کہ آپ بول کر ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے آپ کسی زبان میں بولیں تو کمپیوٹر آپ کی منتخب کردہ دوسری زبان میں اس کا ترجمہ کر دے گا۔ تاہم مشینی ترجمے کی اپنی حدود ہیں اور بیان کے تمام اسالیب کے ساتھ مشینی ترجمے میں انصاف کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس میں غلطی کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔

2.4 تراجم کی مختلف مثالیں

ترجموں کی مختلف مثالیں پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ترجمے سے کس طرح ایک زبان کی معلومات دوسری زبان میں منتقل ہو جاتی ہیں اور مختلف علوم و فنون کے لین دین سے علم و ادب کو وسعت ملتی ہے۔



مثال 1 : نعرہ (انگریزی سے اردو ترجمہ)

Proud to be a voter, ready to vote

ووٹر بننے کے حق سے سرشار، ووٹ دینے کے لیے تیار۔

➢ غور کیجیے:

یہ ایک انگریزی نعرے کا ترجمہ ہے۔ اسے لفظی ترجمہ نہیں کہہ سکتے بلکہ یہاں نعرے میں پیش کیے گئے احساس کو اردو کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔



مثال 2 : شعر (اردو سے ہندی ترجمہ)

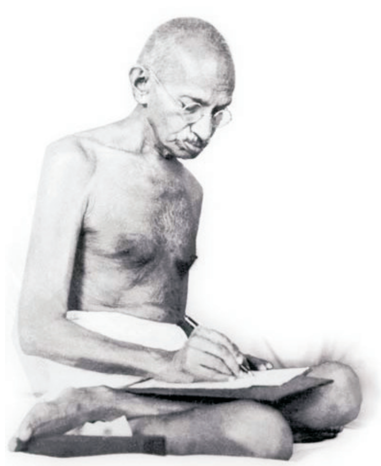
ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے
—(غالبؔ)

उनके दर्शन से जो आ जाती है मुख पर आभा
वह समझते हैं के रोगी की दशा उत्तम है

➢ غور کیجیے:

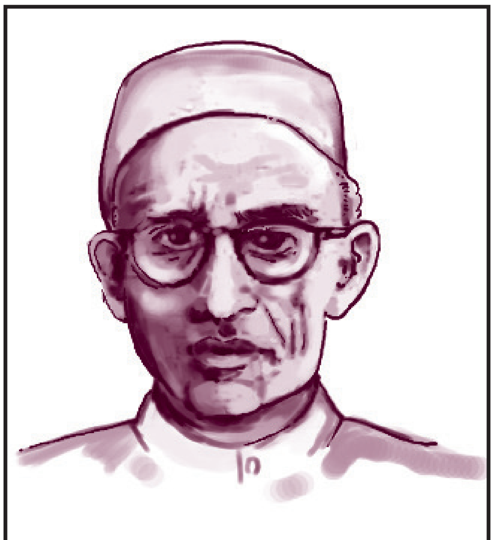
غالب کے شعر کا ہندی ترجمہ ہندی کے تہذیبی سیاق وسباق میں کیا گیا ہے۔ اس ترجمے میں اصل شعر کا حسن مجروح ہوگیا ہے۔ اس میں وہ روانی بھی نہیں ہے جو غالب کے شعر میں ہے۔

مثال 3 : اقتباس (انگریزی سے اردو ترجمہ)



"Now, that the political and communal problems seemed to be solved, a new subject now demanded my attention. I was elected President of the Congress in 1939. According to the constitution of the Congress, my office was only for one year. In normal circumstances, a new President would have been elected in 1940. The War intervened and soon after the individual Satyagraha Movement began. Normal activities were suspended and we were arrested in 1940 and again in 1942. Congress was also declared an illegal organisation. There could therefore be no question of the election of a President to succeed me and I remained President throughout the period."

(Chapter: 12 Prelude to Partition, India Wins Freedom by Maulana Abul Kalam Azad, page 161, Orient Black Swan, New Delhi)



پروفیسر محمد مجیب
(1902-1985)

ترجمہ:

''اب خیال ہورہا تھا کہ سیاسی مسائل حل ہوگئے ہیں مگر مجھے اس وقت ایک نئے معاملے کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ میں 1939 میں کانگریس کا صدر مقرر ہوا تھا۔ کانگریس کے دستور کے مطابق میری مدّتِ کار صرف ایک سال کی تھی۔ معمولی حالات میں 1940 میں نئے صدر کا انتخاب ہونا چاہیے تھا مگر اسی اثنا میں جنگ چھڑ گئی اور اس کے بعد انفرادی ستیہ گرہ کی تحریک شروع ہوگئی۔ ہمارے معمول کے کام بند ہوگئے۔ ہم لوگ 1940 اور پھر 1942 میں گرفتار کر لیے گئے۔ کانگریس بھی غیر قانونی جماعت قرار دے دی گئی۔ اس لیے میرے جانشین کے انتخاب کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا اور میں اس پورے عرصے میں صدر رہا۔''

(بارھواں باب، تقسیم ہند کا پیش خیمہ، صفحہ 237، انڈیا ونس فریڈم، مولانا ابوالکلام آزاد۔ راوی، مُولف۔ پروفیسر ہمایوں کبیر، مترجم پروفیسر محمد مجیب، کتب خانہ رشیدیہ، اردو بازار، لاہور)

➢ غور کیجیے:

مولانا ابوالکلام آزاد کی کتاب India Wins Freedom کے اقتباس کے مندرجہ بالا اردو ترجمے میں مترجم نے اس بات کا پورا خیال رکھا ہے کہ اصل متن کی کوئی بات چھوٹنے نہ پائے اور ترجمے کا حسن اور جامعیت بھی برقرار رہے۔

مثال 4 : مکتوب (انگریزی سے اردو ترجمہ)

Lahore

9th Oct. 1933

Dear Masood

I am afraid your passport application will have to be referred to the Govt. of India. This will cause delay. However, please wire to me the moment you get the passport so that we may settle the date of departure. Your expenses will be borne by the Afghan Govt. and from Peshawar you will be a Royal guest. If you want to know any other details, please inquire from the Counsel General, Hailey Road, New Delhi.

Your

Muhammad Iqbal

Lahore

لاہور،

19 اکتوبر،1933،

ڈیئر مسعود

مجھے خوف ہے کہ آپ کے پاسپورٹ کی درخواست حکومت ہند کو بھیجی جائے گی۔اس سے تاخیر ہوگی۔تاہم جوں ہی آپ کو پاسپورٹ مل جائے براہِ کرم مجھے تار دیں تاکہ ہم روانگی کی تاریخ طے کرسکیں۔آپ کے تمام اخراجات افغان سرکار برداشت کرے گی اور پشاور سے آپ شاہی مہمان ہوں گے۔اگر آپ اس سلسلے میں مزید تفصیلات جاننا چاہتے ہیں تو براہِ کرم قونصل جنرل ہیلی روڈ،نئی دہلی سے رابطہ قائم کریں۔



آپ کا

محمد اقبال،لاہور

غور کیجیے:

سر راس مسعود کے نام لکھے گئے اقبال کے مندرجہ بالا خط کا اردو ترجمہ بھی ادبی ترجمے کی ایک مثال ہے۔یہ تقریباً لفظی ترجمہ ہے اور اصل متن سے قریب تر ہے۔اصل متن میں مکتوب نگار نے جو اسلوبِ بیان اختیار کیا ہے،اردو ترجمے میں بھی بیان کا وہی انداز برقرار ہے۔

مثال نمبر 5 : آپ بیتی 'تلاشِ حق' سے ماخوذ (انگریزی سے اردو ترجمہ)

The Story of My Experiments with Truth

As I kept strict watch over my way of living, I could see that it was necessary to economize. I therefore decided to reduce my expenses by half. My accounts showed numerous items spent on fares. Again my living with a family meant the payment of a regular weekly bill. It also included the courtesy of occasionally taking members of the family out to dinner, and likewise attending parties with them. All this involved heavy items for conveyances, especially as, if the friend was a lady, custom required that the man should pay all the expenses. Also dining out meant extra cost, as no deduction could be made from the regular weekly bill for meals not taken. It seemed to me that all these items could be saved, as likewise the drain on my purse caused through a false sense of propriety.

(Mahatma Gandhi)

میں اپنی زندگی کا سختی سے احتساب کرتا تھا۔ اس لیے مجھے یہ محسوس ہوگیا کہ کفایت شعاری برتنے کی ضرورت ہے۔ میں نے فیصلہ کرلیا کہ اپنا خرچ آدھا کروں گا۔ حساب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بس وغیرہ کے کرائے میں کافی خرچ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انگریزی خاندان کے ساتھ رہنے میں ہر ہفتہ اچھی خاصی رقم کا بل ادا کرنا پڑتا تھا۔ پھر اخلاق کا تقاضہ تھا کہ خاندان کے ارکان کو کبھی کبھی کھانا کھلانے لے جاؤں اور ان کے ساتھ دعوتوں میں جاؤں۔ ان باتوں میں سواری کا بہت خرچ تھا۔ خصوصاً اگر کوئی خاتون ساتھ ہو تو دستور کے مطابق مصارف مجھ ہی کو ادا کرنا پڑتا تھا۔ کھانے کے لیے باہر جانا ایک جداگانہ مد تھی۔ کیوں کہ گھر پر نہ کھانے کی بنا پر ہفتہ وار بل میں کوئی رقم مجرا نہیں ہوتی تھی۔ میں نے سوچا کہ یہ سب رقمیں بچائی جاسکتی ہیں اور رسمی معاشرت کی بے جا پابندیوں کا بار میرے جیب خرچ پر پڑتا ہے، وہ رد کیا جاسکتا ہے۔ (مترجم: سید عابد حسین)


سید عابد حسین
(1896-1978)

➢ غور کیجیے:

مہاتما گاندھی کی آپ بیتی سے ماخوذ انگریزی اقتباس اور اس کے اردو ترجمے میں ادبیت اور اصل متن کے اسلوب کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مثال نمبر 6 : غزل (اردو سے انگریزی میں ترجمہ)

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دَم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ڈرے کیوں میرا قاتل، کیا رہے گا اُس کی گردن پر
وہ خوں جو چشمِ تر سے، عمر بھر یوں دَم بہ دَم نکلے

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے


(غالبؔ)

Each desire eats up a whole, desires come the thousands.
I've received what I wanted many many times, but still it was not enough.
The one who killed me should not accept blame for my death.
My life has been pouring out through my eyes for years.
In paradise, as we know, God showed Adam the door
When I have been shown your door, I peal a shame deeper than his

(Robert Bly & Sunil Datta)

غور کیجیے:

غالبؔ کی ایک مشہور غزل کا انگریزی میں ترجمہ رابرٹ بلے اور سنیل دتّا نے کیا ہے۔ مترجم نے مفہوم کی ادائیگی کے لیے اپنی طرف سے کچھ الفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے۔ یہ ایک ادبی ترجمہ ہے اور اس میں شاعر کا خیال ایک حد تک منتقل ہو گیا ہے۔



مثال نمبر 7: فیض کی نظم 'تنہائی' کے ایک مصرعے کے چار مختلف انگریزی ترجمے دیکھیے:

پھر کوئی آیا دلِ زار نہیں کوئی نہیں

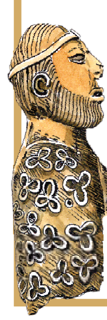
1. Is someone out there again,
   O, my aggrieved heart (شیو کے۔ کمار)

2. Someone has come at last, sad heart, no no-one is there (وی۔ جی۔ کرنان)

3. Someone is coming at last, sad heart. No, I am wrong. (نومی لیزارڈ)

4. There is someone at the door, dear heart. But, no there is none (داؤد کمال)

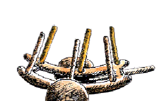
سرگرمی 9



فیضؔ کی نظم ''تنہائی'' کا انگریزی میں کئی لوگوں نے ترجمہ کیا ہے۔ ان میں سے کسی تین ترجموں کو منتخب کر کے ان کا آپس میں موازنہ کیجیے۔ آپ کو کون سا ترجمہ زیادہ اچھا لگا اور کیوں، لکھیے۔

غور کیجیے:

فیض احمد فیضؔ کے ایک مصرعے کا چار مترجمین نے الگ الگ ترجمہ کیا ہے۔ ان پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ معمولی تبدیلی سے اثر پذیری میں فرق آ جاتا ہے۔ مثلاً ''دلِ زار'' کو ایک مترجم نے aggrieved heart لکھا ہے جبکہ دوسرے نے sad heart اور ایک نے dear heart لکھا ہے۔



مثال 8 : ڈراما (انگریزی سے اردو)

Enter Othello

Desdemona: How is't with you my Lord!

Othello: Well, my good Lady, (aside) O, hardness to dissemble!
How do you do Desdemona?

Desdemona: Well my good Lord1!

Othello: Give me your hand:this hand is moist, my lady.

Desdemona: It yet hath feltno age nor known to sorrow.

Othello: This argues fruitfulness and liberal heart:
Hot, hot and moist:this hand of yours requires.
A sequester from liberty, fasting and prayer,
Much castigation, exercise devoute; For here's a young and sweating
devil here. That commonly rebels. 't is a good hand, A frank one

Desdemona: You may, indeed say so;
For 't was that hand that gave away my heart.

(Shakespeare)

ترجمہ :

اوتھیلو داخل ہوتا ہے

ڈیسڈی مونا : اچھے تو ہو، میرے سرتاج!

اوتھیلو : اچھا ہوں، میری پیاری بیگم! (خودکلامی) میرے لیے کتنا مشکل ہے مکاری کرنا؟
تم کیسی ہو ڈیسڈی مونا۔

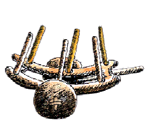
ڈیسڈی مونا : ٹھیک ہوں۔ میرے نیک سرتاج!

اوتھیلو : مجھے اپنا ہاتھ دو، یہ ہاتھ تو گیلا ہے۔ بیگم!

ڈیسڈی مونا : اِس نے نہ تو ابھی عمر کا تجربہ کیا ہے، نہ ہی کسی تکلیف کا۔

اوتھیلو : تمھارے ہاتھ کا یہ گیلا پن تمھارے مزاج کی نرمی ظاہر کرتا ہے۔ تمھارا ہاتھ گرم ہے، بہت گرم اور بھیگا ہوا بھی۔ تمہارا ہاتھ یہ بتاتا ہے کہ تمھیں عُزلت میں بیٹھ کر استغراق، روزے اور عبادت کے لیے زیادہ وقت دینا چاہیے۔ کیونکہ مجھے اس میں ایک ایسی شیطانی روح کی جھلک نظر آرہی ہے جو اکثر تمام رشتوں کو توڑ سکتی ہے۔ پھر بھی، یہ ایک اچھا اور شفّاف ہاتھ ہے۔

ڈیسڈی مونا: آپ واقعتاً ایسا کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی وہ ہاتھ ہے جس نے دل جیسی چیز آپ کو دی ہے۔



➢ **غور کیجیے:**

یہاں شیکسپیئر کے مشہور ڈرامے ''اوتھیلو'' کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان گفتگو کو اردو میں بھی اُسی لسانی مزاج کے ساتھ پیش کیا گیا ہے جس طرح وہ اپنے اصل متن میں تھی۔ نیز مکالمے میں خفیف سے طنز اور شبہات کی جھلک بھی برقرار رکھی گئی ہے۔ یہ ادبی ترجمے کی ایک مثال ہے۔ مثلاً انگریزی لفظ Lord کے لیے مالک، دیوتا اور آقا جیسے کئی لفظ استعمال ہوتے ہیں لیکن یہاں چوں کہ میاں بیوی کے درمیان گفتگو ہے، اس لیے اردو تہذیب کی مناسبت سے مترجم نے ڈیسڈی مونا کے کہے ہوئے My Lord کے لیے 'میرے سرتاج' لکھا ہے۔

مثال 9 : مشینی ترجمہ

FANTASTIC PERFORMANCES: 3 Idiots
Genre: Drama
Director: Rajkumar Hirani
Cast: Aamir Khan, R. Madhavan, Sharman Joshi, Kareena Kapoor, Boman Irani
Storyline: Ten years after they've passed out from college, two friends embark on a journey to find their lost buddy.
Bottomline: Feel-good drama is back with a vengeance.
Remember how filmmakers used to give us aural cues on when to cry at the movies?

Yes, the one we still remember from Kabhi Khushi Kabhi Gham (Lata Mangeshkar's haunting voice going 'Aaa aaa aaaa?') is also employed in other Johar-Chopra flicks. Rajkumar Hirani is the new carrier of that beacon of manipulative melodrama and I say that with great gratitude to Hirani and team. Lata Mangeshkar has been replaced by Shreya Ghoshal.

شاندار اداکاری کا مظاہرہ- تھری ایڈیٹس

نوع : ڈراما

ڈائریکٹر: راجکمار ہیرانی

ترجمہ :

ڈالے : عامر خان، آر مادون، Sharman جوشی، کرینہ کپور، بومن ایرانی

کہانی : وہ کالج سے باہر ہے منظور دس سال بعد، دو دوستوں اپنے کھوئے ہوئے دوست کو تلاش کرنے کے لئے ایک سفر کے آغاز پر۔

Bottomline: محسوس اچھا ڈرامہ واپس ایک انتقام کے ساتھ ہے۔

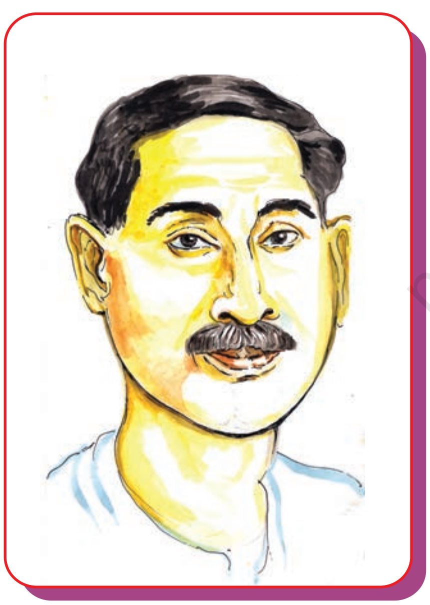
فلم سازوں ہمارے فلموں پر رونے کے لئے جب پر اذنی سنکیتوں کو دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ کس طرح یاد رکھیں؟

جی ہاں، ہم اب بھی ' کبھی خوشی کبھی غم ' سے یاد ایک (لتا منگیشکر کی بھوتیا آواز 'یی یی AAAA جا؟) También دوسرے جوہر- چوپڑا flicks

کو میں ملازم یسٹا. راجکمار ہیرانی جوڑ توڑ ڈرامے کا وہ بیکن کے نئے کیریئر ہے اور میں ہیرانی اور ٹیم کے لیے بہت اچھا شکریہ ادا کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ لتا منگیشکر کی جا چکی ہے Shreya Ghoshal کی طرف سے تبدیل کر۔

शानदार प्रदर्शनः 3 इडियट्स
शैलः नाटक
निर्देशकः राजकुमार हिरानी
कास्टः आमिर खान, आर माधावन, शरमन जोशी, करीना कपूर, बोमन ईरानी
कहानीः वे कॉलेज से बाहर पारित कर दिया है दस साल बाद, दो दोस्त उनके खो दोस्त को खोजने के लिए एक यात्र पर लगना।
मुनाफाः फील गुड नाटक वापस एक प्रतिशोधा के साथ है।
फिल्म निर्माताओं के लिए हमें फिल्मों में रोना पर जब कर्ण संकेत देने के लिए इस्तेमाल कैसे याद है?

हाँ, हम अभी भी 'कभी खुशी कभी गम' से याद एक (लता मंगेशकर के भूतिया आवाज) (एएए एएए ।।।। जा रहा?) भी अन्य जौहर-चोपड़ा गेंद में कार्यरत है। राजकुमार हिरानी जोड़ तोड़ नाटक की है कि बीकन के नए वाहक है और मैं हिरानी और टीम के लिए महान आभार के साथ कहते हैं कि। लता मंगेशकर श्रेया घोषाल द्वारा प्रतिस्थापित किया गया है।



غور کیجیے:

اس مثال میں انگریزی عبارت کا کمپیوٹر کے ذریعے ترجمہ کیا گیا ہے۔ فلم ''تھری ایڈیٹس'' پر ہندوستان ٹائمس میں سریش کا متھ کا تحریر کردہ فلمی تبصرہ ہے۔ اس کو گوگل کے ذریعے اردو ہندی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس مشینی ترجمے کے درج ذیل نتائج ہیں۔

- دونوں ترجموں میں جملے مکمل نہیں ہیں اس لیے معنی پورے نہیں نکلتے۔
- انٹرنیٹ پر موجود اردو ہندی ڈکشنری ناقص ہے۔ اس لیے لفظ کا متبادل غلط ہو جاتا ہے۔ جیسے Haunting voice کا ترجمہ اردو اور ہندی میں 'بھوتیہ آواز' کیا گیا ہے جب کہ اس کا اصل مطلب 'مہیب آواز' یا 'ہیبت ناک آواز' ہونا چاہیے تھا۔
- جس لفظ کے معنی کمپیوٹر تلاش نہیں کر پاتا وہ انھیں جوں کا توں انگریزی میں لکھ دیتا ہے۔
- کمپیوٹر کے ذریعے کیا گیا ترجمہ تصحیح کے بغیر بے معنی اور مہمل ہوتا ہے۔

مشینی ترجمے میں واقع ہونے والی غلطیاں دنیا کی دوسری زبانوں میں بھی نظر آتی ہیں، سائنس کی تیز رفتار ترقی کو دیکھتے ہوئے امید ہے کہ آئندہ برسوں میں اس طرح کے مسائل پر عبور حاصل کر لیا جائے گا اور مشینی ترجمہ سود مند ثابت ہوگا۔

سر گرمی 10

کسی انگریزی اخبار کے ایک پیراگراف کا ترجمہ اپنی زبان میں کیجیے۔اس پیراگراف کا مشینی ترجمہ بھی کیجیے۔دونوں تراجم میں کیا فرق ہے؟

مشینی ترجمہ کے لیے ترجمہ سے متعلق ویب سائٹ کی مدد لیجیے۔مشینی ترجمہ میں کیا دقّتیں پیش آتی ہیں،انھیں بھی لکھیے۔

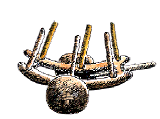


مثال نمبر 10 : افسانہ عیدگاہ (اردو سے ہندی، انگریزی ترجمہ)

رمضان کے پورے تیس روزوں کے بعد آج عید آئی ہے۔کتنی سہانی اور رنگین صبح ہے۔بچّہ کی طرح پرتبسم درختوں پر کچھ عجیب ہریالی ہے۔کھیتوں میں کچھ عجیب رونق ہے،آسمان پر کچھ عجیب فضا ہے، آج کا آفتاب دیکھو کتنا پیارا ہے گویا دنیا کو عید کی خوشی پر مبارک باد دے رہا ہے۔گاؤں میں کتنی چہل پہل ہے۔عیدگاہ جانے کی دھوم ہے۔کسی کے کرتے میں بٹن نہیں تو سوئی تاگا لینے دوڑا جا رہا ہے۔کسی کے جوتے سخت ہو گئے ہیں اسے تیل اور پانی سے نرم کر رہا ہے۔جلدی جلدی بیلوں کو سانی پانی دے دیں۔عیدگاہ سے لوٹتے لوٹتے دوپہر ہو جائے گی۔تین کوس کا پیدل راستہ پھر سینکڑوں رشتے قرابت والوں سے ملنا ملانا، دوپہر سے پہلے لوٹنا غیر ممکن ہے۔لڑکے سب سے زیادہ خوش ہیں۔کسی نے ایک روزہ رکھا وہ بھی دوپہر تک، کسی نے وہ بھی نہیں لیکن عیدگاہ جانے کی خوشی ان کا حصہ ہے۔روزے بڑے بوڑھوں کے لیے ہوں گے۔بچوں کے لیے تو عید ہے۔روز عید کا نام رٹتے تھے۔آج وہ آ گئی۔

(پریم چند)

रमज़ान के पूरे तीस रोज़ों के बाद ईद आई है। कितने मनोहर, कितना सुहावना प्रभात है। वृक्षों पर कुछ अजीब हरियाली है, खेतों में कुछ अजीब रौनक है, आसमान पर कुछ अजीब लालिमा है। आज का सूर्य देखो, कितना प्यारा, कितना शीतल है मानो संसार को ईद की बधाई दे रहा है। गाँव में कितनी हलचल है। ईदगाह जाने की तैयारियाँ हो रही हैं। किसी के कुर्ते में बटन नहीं है, सुई-तागा लेने दौड़ा जा रहा है। किसी के जूते कड़े हो गए हैं, उसे तेल और पानी से नर्म कर रहा है। जल्दी-जल्दी बैलों को सानी-पानी दे दें। ईदगाह से लौटते-लौटते दोपहर हो जाएगा। तीन कोस का पैदल रास्ता, फिर सैकड़ों आदमियों से मिलना-भेंटना, दोपहर के पहले लौटना असंभव है। लड़के सबसे ज़्यादा प्रसन्न हैं। किसी ने एक रोज़ा रखा है, वह भी दोपहर तक, किसी ने वह भी नहीं, लेकिन ईदगाह जाने की ख़ुशी उनके हिस्से की चीज़ है। रोज़े बड़े-बूढ़ों के लिए होंगे। इनके लिए तो ईद है। रोज़ ईद का नाम रटते थे। आज वह आ गई।



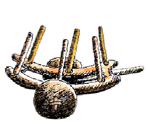
Eid is here after full thirty days of Ramzan. What a beautiful morning! The trees are unusually green, the fields unusually lush and the sky unusually red. Look at today's sun. How sweet and how cool! As if it is greeting the whole world on Eid. The village is bustling with activity. People are getting ready to go to the Eidgah. Someone whose kurta needs to be buttoned is running for thread and needle. Another whose shoes are tight softening them with oil and water. The oxen have to be watered because it would be noon before they returned from the Eidgah. It is a distance of three kos and then they have to meet and greet hundreds of people there. It would not be possible to return before noon. The boys are the happiest lot. Some among them fasted just for a day and that too till afternoon, and some didn't fast at all; but the joy of going to the Eidgah belongs to all. The roza-keeping is for the elders and the old, for the boys it is just Eid. Every day they have waited for Eid. Now it is here.

➢ غور کیجیے:

یہاں پریم چند کے مشہور افسانے ''عیدگاہ'' کا ہندی اور انگریزی میں ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ ہندی اور انگریزی دونوں کے ترجمے رواں، آسان اور دلنشیں ہیں۔ اردو اور ہندی چونکہ ایک ہی لسانی خاندان اور علاقے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لیے ان میں زبان کی ساخت یکساں ہے۔ انگریزی ترجمے میں بھی خوبصورتی سے اصل متن کا مفہوم منتقل کیا گیا ہے۔

2.5 ترجمہ کیسے کریں؟

ترجمہ نگاری میں مہارت مسلسل مشق اور تجربے سے آتی ہے۔ چونکہ ترجمے کے دوران دو زبانوں سے سابقہ پڑتا ہے، اس لیے دونوں زبان سے اچھی واقفیت ہونا لازمی ہے۔ ترجمے کے دوران صبر و تحمّل ضروری ہے کیوں کہ ہمیں ایک زبان کے الفاظ، محاورات، کہاوتوں اور روزمرّہ کے



متبادل کو دوسری زبان میں تلاش کرنا ہوتا ہے۔ یہ کام عُجلت میں نہیں کیا جا سکتا۔

- ترجمے میں مہارت حاصل کرنے کے لیے پہلے آسان نثری عبارت کا انتخاب کریں۔ اسے کئی بار پڑھیں اور عبارت کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔
- عبارت میں جو مشکل الفاظ ہیں، انھیں نشان زد کرلیں اور مطلوبہ زبان میں ان کے لیے مناسب اور موزوں متبادل الفاظ تلاش کریں۔ اس ضمن میں لغت سے ضرور مدد لیں۔
- اب ترجمے کا کام شروع کریں۔ ترجمے کرتے وقت مطلوبہ زبان کی ساخت میں جملے لکھیں۔ مثلاً I tried to correct his mistakes.

اس جملے کا اگر انگریزی ساخت میں اردو ترجمہ کیا جائے تو یوں ہوگا:

میں نے کوشش کی کہ درست کروں اس کی غلطیاں۔

جب کہ اردو ساخت میں یہ جملہ یوں لکھا جائے گا:

میں نے اس کی غلطیاں درست کرنے کی کوشش کی۔

- ترجمہ کرنے کے بعد اس کی زبان کو سلیس، رواں اور مربوط بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے بعد بنیادی متن اور ترجمے کو اپنے استاد یا کسی ماہر ترجمہ نگار کو دکھائیں اور ان کے مشورے کی روشنی میں ترجمے میں رہ جانے والی خامیوں کو دور کرنا چاہیے۔
- جب آسان نثری عبارتوں کے ترجمے میں مہارت اور خود اعتمادی آجائے تو چھوٹی چھوٹی کہانیوں کا ترجمہ کرنا شروع کریں۔ جہاں ضرورت محسوس ہو اپنے استاد یا کسی ماہر مترجم سے رہنمائی حاصل کرنے سے گریز نہ کریں۔
- اس کے بعد نصابی کتاب میں دی گئی کسی کہانی کا ترجمہ کیجیے۔ ابتدا میں کسی ہندی کہانی کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔ اس ترجمے میں یہ آسانی ہوگی کہ زبان کی ساخت پر آپ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔
- بعد میں نصابی کتاب کی کسی انگریزی کہانی کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔ ترجمے کے دوران جب بھی کوئی دشواری آئے، اپنے استاد کی رہنمائی حاصل کیجیے اور ہر ترجمے کو اپنے دوستوں اور استاد کو ضرور دکھایئے اور ان کے مشوروں پر عمل کیجیے۔
- اب آپ ایک باقاعدہ ترجمہ نگار (مترجم) بن چکے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی نظموں کا ترجمہ کرنا شروع کیجیے اور دیکھیے کہ ترجمہ نگاری کتنا دلچسپ مشغلہ ہے۔

غور کرنے کی بات

- ترجمہ ایک ایسا فن ہے جس میں کسی ایک زبان کے متن و مواد کو کسی دوسری زبان میں اس طرح منتقل کیا جاتا ہے کہ اصل زبان کی خوبی اور اس میں بیان کیے گئے مطالب و مفاہیم بھی برقرار رہتے ہیں۔
- معیاری ترجمہ ایک اچھی تخلیق سے کسی طرح کم نہیں ہوتا بلکہ ترجمہ شدہ عبارت طبع زاد معلوم ہوتی ہے۔
- ترجمہ محض لفظ کے بدلے لفظ لکھنے یعنی متن کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا نام نہیں۔ مترجم کے لیے ضروری ہے کہ اسے اصل زبان اور ترجمے کی زبان دونوں پر عبور ہو نیز اُسے متن کے موضوع سے طبعی مناسبت اور واقفیت بھی ہو۔
- ترجمہ بین الاقوامی سطح پر تجارت کے فروغ اور ثقافتی و سفارتی تعلقات کو وسعت دینے کا ذریعہ ہے۔
- کثیر لسانی سماج میں باہمی یگانگت اور مختلف تہذیبوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے میں ترجمہ ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔
- ترجمہ ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے متعدد علوم اور تحقیق و دریافت وغیرہ کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچایا جا سکتا ہے۔
- ترجمے کی دو اہم اقسام ہیں۔ لفظی اور آزاد۔ عام طور پر تکنیکی اور تحقیقی موضوعات کے لیے لفظی ترجمہ کیا جاتا ہے جب کہ ادبی شہ پاروں کے لیے آزاد ترجمہ کا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔
- ترجمے کے چار خاص میدان (Register) ہیں۔ علمی ترجمہ، ادبی ترجمہ، صحافتی ترجمہ اور مشینی ترجمہ۔
- علمی ترجمہ خالص علمی اور تکنیکی اصطلاحات پر مبنی ہوتا ہے۔ ادبی ترجمہ بامحاورہ وشستہ اور تخلیقی حسّیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ صحافتی ترجمہ غیر جذباتی، معروضی اور روزمرہ کی زندگی سے قریب تر ہوتا ہے۔ اس میں حسن آرائی وخوش بیانی کے بجائے نفسِ مضمون پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ مشینی ترجمہ انٹرنیٹ پر موجود مختلف سہولیات اور سافٹ ویئر کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کی اپنی حدود ہیں اور اس میں ابھی کچھ مشکلات درپیش ہیں۔

مشق

EXERCISE

1۔ ترجمہ نگاری کے اہم نکات بیان کیجیے۔

2۔ ترجمے کے اہم محرّکات بیان کیجیے۔

3۔ موجودہ دور میں ترجمے کی کیا اہمیت وضرورت ہے؟ وضاحت کیجیے۔

4۔ یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ 'ترجمے کا دائرۂ کار بہت وسیع ہے'؟

5۔ ایک اچھے مترجم میں کن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے؟

6۔ ترجمے کی اہم اقسام پر اظہارِ خیال کیجیے۔

7۔ ترجمے کے خاص میدان کون کون سے ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

8۔ مشینی ترجمے میں کس قسم کی مشکلات درپیش آتی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

9۔ علمی، ادبی اور صحافتی ترجمے کے فرق پر بحث کیجیے۔